نے شرم گاہوں کو حلال کیا ہے۔

ان احادیث کی بناء پر عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے۔ عبد اللہ امرتسری روپڑی ۱۹ اپریل ۱۹۳۹ء

جھوٹ بولنا اور جھوٹا قرآن مجید اٹھانا۔

سوال ۔ ایک شخص نے بطور بٹہ ایک عورت سے نکاح کیا اور اپنی ہمشیرہ کا نکاح اس کے بھائی سے کیا پھر ان کی آپس میں ناچاقی ہوگئی یہاں تک نوبت پہنچی کہ اس شخص نے عدالت میں اپنی ہمشیرہ کے فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کر دیا۔ اور عدالت میں بیان دیا کہ میں نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح نہیں دیا قرآن مجید بھی اس نے جھوٹا اٹھایا۔ کہ میں نے نکاح نہیں دیا کیا اس صورت میں فریق ثانی اپنی ہمشیرہ کا نکاح دوسری جگہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور عورت بھی انکاری ہو جائے۔ کہ میں ہرگز نہیں جا سکتی کیونکہ اس نے کلام الٰہی جھوٹا اٹھایا ہے۔

جواب ۔ بصورت صحت سوال شخص مذکور کے انکار سے یا جھوٹا قرآن مجید اٹھانے سے جس نکاح کے متعلق سوال کیا گیا ہے وہ فسخ نہیں ہوتا کیونکہ اس کا عمل اس کے ساتھ ہے جس کی سزا وہ دنیا میں یا آخرت میں پائے گا۔ نکاح کا معاملہ اس سے بالکل الگ ہے اس کا اس پر کچھ اثر نہیں۔ ہاں ویسے نکاح بٹہ حرام ہے

عبد اللہ امرتسری روپڑی

عدّت کا بیان

مرضعہ مطلقہ کی عدت

سوال ۔ جس عورت کو رضاعت (دودھ پلانے) کی وجہ سے حیض نہیں آتا اگر اس کو طلاق دی جائے تو اس کی عدت کتنی ہے؟

جواب ۔ جس عورت کو حیض آنے کی امید ہو خواہ جلدی یا دیر سے اس کی عدت حیضوں کے ساتھ پوری ہوتی ہے۔ حبان بن منقذ نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ اس کی گود میں دودھ پیتا بچہ تھا۔

ایک سال تک اس کو حیض نہیں آیا پھر حبان بن منقذ بیمار ہو کر مر گیا حضرت عثمان رضہ حضرت علی رضہ حضرت زید رضہ نے فیصلہ دیا کہ اس کی عدت پوری نہیں ہوئی (کتاب احکام القرآن ابن عربی جلد ۱ صفحہ ۳۶۵)۔

اس سے معلوم ہوا کہ دودھ پلانے والی کی عدت حیضوں کے ساتھ ہے خواہ دیر سے آئے یا جلدی

عبد اللہ امرتسری روپڑی ۱۸ / فروری ۱۹۳۵ء

نابالغہ یا مجامعت سے پہلے مطلقہ کی عدت

سوال۔ کسی ولی نے نکاح نابالغہ کسی سے کر دیا کچھ عرصہ کے بعد نابالغہ کو اس کے خاوند نے مطلقہ کر دیا اب وہ چاہتے ہیں کہ عدت نابالغہ بروئے قرآن و حدیث بتائی جائے۔

مفتی فضل عظیم بھیرہ محمد مقیان ضلع شاہ پور

جواب۔ اگر نابالغہ زیادہ چھوٹی ہے اور ملاپ کے قابل نہیں تو طلاق کی صورت میں اس پر کوئی عدت نہیں، قرآن مجید میں ہے۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا (۲۲/۴)

اے ایمان والو! جب تم ایمان والیوں کو نکاح کرو پھر ہمبستری سے پہلے طلاق دیدو تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں جس کا تم شمار کرو۔

اور اگر نابالغہ قریب البلوغ ہے اور ملاپ کے قابل ہے اور خاوند اس سے ملاپ کر چکا ہے تو اس وقت طلاق کی صورت میں اس کی عدت تین ماہ ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔

وَ الّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّ الّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ (۲۸/۱۵) یعنی جو عورتیں بڑھاپے یا کسی بیماری کی وجہ سے الحیض سے ناامید ہو چکی ہیں ان کی عدت میں اگر تمہیں تردد ہے تو ان کی عدت تین ماہ ہے اسی طرح ان کی بھی تین ماہ ہے جن کو نابالغی کی وجہ سے ابھی حیض آنا شروع نہیں ہوا۔

عبد اللہ امرتسری روپڑی ضلع انبالہ

مطلقہ کی عدت

سوال ۔ اگر خاوند اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہ عورت نکاح ثانی کب کر سکتی ہے اس مسئلہ میں چار سوال ہیں ۔

سوال ۱ ۔ دوران عدت عورت کس جگہ سکونت پذیر ہووے پہلے خاوند کے گھر رہے یا والدین کے گھر یا علیحدگی میں رہے یا جس سے نکاح ثانی کرنا چاہے اس جگہ رہے ۔

جواب ۔ رجعی طلاق میں اتفاق ہے کہ خاوند کے گھر عدت پوری کرے تین طلاق کی صورت میں اختلاف ہے ۔ حنفیہ کہتے ہیں خاوند کے گھر ہی پوری کرے اہلحدیث کہتے ہیں جہاں چاہے پوری کرے اور یہی صحیح ہے ۔ کیونکہ حدیث کے موافق ہے مگر اتنی شرط ہے کہ ایسی جگہ نہ ہو جہاں غیر محرم کے ساتھ تنہائی کا موقعہ ملتا ہو دوسری شرط یہ ہے کہ وہ گھرانہ نیک ہوان پر یہ شبہ نہ ہو کہ وہ فعل بد کے مرتکب ہونگے

سوال نمبر ۲ ۔ اگر عورت سابقہ خاوند کے گھر رہے اور ان دنوں میں دونوں مجامعت کریں یا نہ کریں ۔ عورت مرد کے بیان پر اطمینان ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

جواب ۔ رجعی طلاق میں عدت کے اندر مجامعت کر سکتا ہے یہ رجوع ہوگا اور اس سے بدستور سابق بیوی ہو جائے گی اور عدت نہیں گزارے گی ۔

سوال نمبر ۳ ۔ ایسا ہی اگر جس جگہ عورت نکاح ثانی کرنا چاہتی ہے اس جگہ عدت گزارے اس جگہ بھی مرد عورت کے بیان پر یقین کیا جا سکتا ہے یا نہیں لیکن ان دونوں صورتوں میں شہوت نفسانی کا خطرہ ضرور ہے اس جگہ مشکل ضرور ہے ۔

جواب ۔ جہاں غیر محرم کے ساتھ تنہائی کا موقع ملے یا شبہ والا گھرانہ ہو وہاں عدت گزارنی درست نہیں ۔

سوال نمبر ۴ ۔ بعض علماء ایک حیض کے بعد نکاح کرا دیتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے ۔

جواب ۔ خلع کی صورت میں حدیث میں ایک حیض عدت آئی ہے خلع اسے کہتے ہیں کہ عورت مہر معاف کر دے ۔ اور خاوند اس کے عوض اسے طلاق دیدے حنفیہ کے نزدیک اس کی عدت بھی تین حیض ہے مگر چونکہ حدیث میں ایک حیض آگئی ہے اس لئے کوئی شخص ایک حیض کے بعد نکاح

کر لے تو کوئی حرج نہیں، ایک حیض ہو یا تین حیض ہوں کیونکہ عدت کا مقصد ہی یہ ہے کہ عدت کے دن گزار کر نکاح کرو۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ

نکاح بٹہ میں طلاق کے بعد عدت کا مسئلہ

سوال ۔ ایک شخص نے نکاح بٹہ کیا تھا بعد ازاں بوجہ نا اتفاقی کے دونوں کی عدالت کے ذریعہ طلاق ہوگئی، اب جس شخص نے روپیہ خرچ کر کے مطلقہ کو طلاق دیدی تھی اس کو یہ اندیشہ ہے کہ شاید کسی شخص کے ورغلانے سے دوسری جگہ نکاح کرلے تو میرے ساتھ اقرار اور خرچ اخراجات کو بھول جائے تو اس کا کیا اعتبار ہے؟ اگر بوجہ شغار نکاح پہلے ہی ناجائز تھا تو طلاق اور عدت بھی فضول ہے کیا اس وقت میں اس مطلقہ کا نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں۔ (محمد رمضان)

جواب ۔ بٹہ کا نکاح اگرچہ حرام ہے مگر طلاق کے بعد اس کی عدت پوری ہونی چاہیئے جیسے نکاح فاسد میں عدت ہوتی ہے مثلاً کسی عورت کا ایک مرد سے نکاح ہو گیا۔ اور کچھ مدت کے بعد معلوم ہو کہ اس عورت اور مرد نے کسی عورت کا دودھ پیا ہوا ہے۔ تو ان میں تفریق کرا دی جائے گی۔ اور عدت بھی ہوگی کیونکہ یہ نکاح غلطی سے ہوا ہے اگر اس میں سے اولاد ہوگی۔ تو وہ حرام کی نہیں کہلائے گی۔ بس اسی طرح نکاح بٹہ اور طلاق کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی عدت بھی بنا بر شبہ ہے اس صورت مذکورہ میں عورت کو عدت کے بعد اختیار ہے خواہ مرد مذکور سے نکاح پڑھے یا کسی اور سے کیونکہ روپیہ ادا کرنے سے وہ اس کا مالک نہیں۔ نہ وہ اس کی لونڈی ہے پس ہر طرح سے مختار ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

حاملہ لونڈی کی عدت

سوال ۔ لونڈی حاملہ کے لئے آزاد حاملہ کی طرح وضع حمل عدت ہے یا نہیں؟

جواب ۔ عدت میں اور استبراء رحم میں فرق ہے عدت خاوند یا آقا کے احترام وغیرہ کے لئے ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا۔ اور استبراء رحم سے مقصود رحم کی فراغت ہوتی ہے تاکہ ایک نطفہ دوسرے نطفہ سے نہ ملے۔ لونڈیاں جو غنیمت میں آتی ہیں وہ اگر حاملہ ہوں تو ان کا استبراء رحم وضع حمل ہے۔ اگر حاملہ نہ ہوں تو ان کا استبراء رحم ایک حیض ہے۔ اس طرح لونڈیوں کا

حکم ہے جن کی خرید و فروخت ہوتی ہے کیونکہ ان لونڈیوں کی عدت نہیں اس لئے دوسرے کی ملک کا ان پر ثابت ہونا مضر نہیں، خواہ حاملہ ہوں یا غیر حاملہ، صرف اتنی بات ہے کہ جس کے حصے میں یہ غنیمت کی لونڈی آئے۔ یا خریدے ساتھ اس کے قبضہ میں آئے۔ وہ بغیر ایک حیض آنے کے یا بغیر حمل کے صحبت کر سکتا ہے۔ برخلاف آزاد عورتوں کے خواہ مسلمہ ہوں یا کتابیات ان پر نکاح کے ساتھ قبضہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کی عدت حیضوں کے ساتھ یا وضع حمل کے ساتھ پوری نہ ہو جائے کیونکہ عدت دوسرے کی خاطر ہے اور حنفیہ زنا کے حمل میں نکاح کے قائل ہیں مگر قرآن و حدیث کے سراسر خلاف ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ لونڈیوں پر ملک ثابت ہو سکتی ہے خواہ حاملہ ہوں یا غیر حاملہ اور آزاد عورتوں پر حمل کی صورت میں ملک نکاح ثابت نہیں ہو سکتا۔ عبداللہ امرتسری روپڑی امبالہ ۱۸ رجمادی الثانی ۱۳۵۷ھ

ہر طہر میں طلاق کی عدت

سوال: ایک شخص نے ہر طہر پر اپنی عورت کو طلاق دی تو وہ عورت تیسری طلاق سے مطلقہ ہو گی۔ پس وہ بآیت کریمہ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ الآیۃ

اب بعد اختتام طلاق ثالث تین حیض عدت بیٹھے یا طلاق ہوتے وقت جو اس کو حیض آ رہا وہ اس کی عدت میں شمار ہوتی ہے۔ یہی ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب عورت مطلقہ ہو جائے۔ تب اس کو تین حیض عدت کے گزارنے چاہئیں۔ ——— کسی صریح روایت میں عدت مطلقہ کی تفصیل آئی ہے یا نہیں۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ طلاق درحقیقت وہ تیسری ہی ہے جس سے عورت کا رشتہ عقد ٹوٹ جاتا ہے پس بعد تیسری طلاق کے تین حیض عدت شمار کرے۔ تحلل عدت کا اثنا طلاق میں غیر معتبر ہے۔ مفصل لکھیں

ابو محمد عبدالجبار

جواب: ہر طہر میں طلاق حدیث کے خلاف ہے کیونکہ حدیث میں ہے۔ اَلطَّلَاقُ اَبْغَضُ الْحَلَالِ ہے۔ پس اس کو ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا جائز نہیں اور ضرورت ایک طلاق سے پوری ہو جاتی ہے کیونکہ جب اس کو ایک طلاق دے کر عدت میں رجوع نہیں کرے گا۔ تو خود ہی جدا ہو جائے گی۔ تین طلاق دے کر اپنے نفس پر حرام کرنا چہ معنی؟ شاید پھر کسی وقت دل مل جائے۔ تو نکاح ہو سکتا ہے

اگر بالکل حرام کردی تو پھر مشکل ہے پس جب ہر طہر میں طلاق دینی حدیث کے خلاف ہوئی تو شارع پر اس کی تفصیل بھی ضروری نہ ہوئی بلکہ مجمل بیان کافی ہے سو وہ وہی ہے جو آپ نے لکھا ہے یعنی ظاہر یہی ہے کہ تیسری طلاق کے بعد تین حیض عدت گزارے اور جو پہلے حیض آتے رہے وہ پہلی طلاقوں کی عدت میں شامل ہیں اور یہ کہنا کہ طلاق درحقیقت تیسری ہے اس سے کیا مراد ہے کیا یہ مراد ہے کہ پہلی طلاقوں کی عدت نہیں تو یہ صریح قرآن کے خلاف ہے قرآن میں ہے۔ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ یعنی خاوند عدت میں رجوع کے زیادہ حق دار ہیں۔ اس میں پہلی طلاقوں کی عدت کی تصریح ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ پہلی طلاقوں سے حرمت مغلظہ ثابت نہیں ہوگی تو یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ پہلی تین طلاقوں کی عدت نہ ہو۔ ہاں یہاں پوری عدتیں تین نہیں ہوں گی۔ بلکہ تداخل ہو جائے گا۔ جیسے کوئی شخص ظہر کے وقت مسجد میں آیا اور وضو کیا تو اس کے لئے تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو دو نمازیں اکٹھی ہو گئیں۔ اس نے ظہر کی سنتیں پڑھیں تو پہلی دو بھی ضمن میں ادا ہو گئیں ٹھیک اسی طرح پہلی طلاق کی عدت دوسری میں اور دوسری کی تیسری میں داخل ہو گئی کیونکہ پہلی کی عدت ابھی ایک حیض گذری تھی۔ اس نے دوسری طلاق واقع کردی پھر تیسرے طہر میں تیسری کردی اور جن کے نزدیک ایک مجلس کی تین طلاق ہوتی ہیں۔ ان کے نزدیک تینوں کی صرف تین حیض عدت ہوگی۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

عدت وفات

سوال۔ میری لڑکی کا خاوند فوت ہوگیا ہے اب لڑکی اپنے سسرال میں ہے کیونکہ عدت کے دن پورے کرنے ہیں۔ اور لڑکی کے نہ کوئی بچہ ہے نہ حمل لڑکی کی عمر پندرہ سال کی ہے ہم لڑکی کو عدت کے اندر اپنے گھر واپس لا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب۔ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ بغیر عدت گزارے اپنے والدین کے گھر نہیں جا سکتی۔ بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ اپنے خاوند کے گھر چار ماہ دس یوم عدت گزارے چنانچہ مشکوٰۃ باب العدۃ صـ ۲۸۹ میں ہے کہ زینب بنت کعب سے روایت ہے۔ کہ فریعہ بنت مالک بن سنان نے جو ابو سعید خدری کی بہن ہے اسے خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے آئی کہ کیا وہ اپنے گھر جو بنی خدرہ ایک قبیلہ میں ہے چلی جائے۔ کیونکہ اس کا خاوند اپنے باغی غلاموں کو ڈھونڈنے

کے لئے آگیا تھا۔ تو انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اپنے گھر جا سکتی ہوں؟ کیونکہ میرے خاوند نے ایسا کوئی مکان نہیں چھوڑا جو اس کی اپنی ملکیت ہو اور نہ ہی نان و نفقہ چھوڑا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دیدی جب میں لوٹ کر تھوڑی دور آئی تو آپ نے مجھے دوبارہ بلا کر فرمایا کہ جب تک تیری عدت پوری نہ ہو جائے اس وقت تک تو والدین کے گھر نہیں جا سکتی۔ چنانچہ میں نے چار مہینے اور دس یوم خاوند کے گھر عدت پوری کی

عبداللہ امرتسری مدیر تنظیم روپڑ ضلع انبالہ

روپیہ لیکر طلاق دینے کی صورت میں عورت کی عدت

سوال۔ ایک شخص نے اپنی گرہ سے روپیہ دیکر عورت کو طلاق دلوائی ہے اس کی عدت کتنی ہے

جواب۔ جس شخص نے اپنی گرہ سے روپیہ دے کر طلاق کھائی ہے اس کا عورت پر قبضہ نہیں عورت خود مختار ہے۔ اگر اس کی مرضی اس سے مرد سے نکاح کی ہو تو نکاح کر لے اگر نہ ہو تو نہ کرے ہاں اگر نکاح کی مرضی ہو تو عدت ایک حیض کافی ہے کیونکہ خلع کی عدت حدیث میں ایک حیض آئی ہے

مفقود الخبر کی بیوی کی عدت

سوال۔ مفقود الخبر کی بیوی کتنی مدت انتظار کرے اور اس کی عدت کتنی ہے؟

جواب۔ موطا امام مالک میں ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ تَدْرِ اَيْنَ هُوَ فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ

حضرت سعید بن مسیب رح سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور اس کا پتہ معلوم نہ ہو کہاں ہے تو جس — روز سے اس کی خبر بند ہوئی چار برس تک عورت انتظار کرے بعد چار برس کے چار مہینے دس دن عدت گزار کر چاہے تو دوسرا نکاح کرے اگر گم ہوئے کو چار سال یا اس سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہو تو چار سال عدت گزارنے کے

ف اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ مفقود عنہا زوجہا کی عدت انقطاع خبر سے شروع ہوتی ہے یا حکم حاکم کے بعد حضرت سعید بن مسیب کی روایت میں اجمال ہے۔ محدث روپڑی کا فتویٰ کہ انقطاع خبر سے عدت شروع ہوتی ہے مذکورہ اثر کے خلاف نہیں ہے۔ (م)